رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خطوط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۸ | مورخہ ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۱۷ر صفر سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بائیں ران اور پشت کے نچلے حصہ میں درد بدستور ہے۔ جس کی وجہ سے اُٹھنے بیٹھنے اور جھکنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

صیغہ ہائے نظارت و صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ ان دنوں زیر غور ہیں۔ اسلئے تا حال ہمیں دیگر صیغوں سے ہفتہ وار رپورٹ حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب کی مستعدی قابل تعریف ہے کہ اس ہفتہ کی رپورٹ بھی انہوں نے ارسال فرمائی ہے۔ جو آگے درج ہے۔

رپورٹ صیغہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از ۲۷ر ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء تا ۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء

نو آمدہ مہمان اس ہفتہ مندرجہ ذیل نئے مہمان تشریف لائے۔

(۱) نبی بخش صاحب لاہور (۲) محمد علی صاحب ۔ پھیرو چیچی ضلع گورداسپور (۳) ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور (۴) حکیم محمد حسین صاحب قریشی (۵) بابو غلام محمد صاحب (۶) پسر بابو غلام محمد صاحب (۷) منشی محبوب عالم صاحب (۸) پسر منشی محبوب عالم صاحب ۔ لاہور (۹) کرم الٰہی صاحب کھٹے غلام نبی ۔ ضلع گورداسپور (۱۰) چراغ الدین صاحب پپناخہ ضلع گوجرانوالہ (۱۱) ڈاکٹر معراج الدین صاحب (۱۲) نیاز علی صاحب (۱۳) ڈاکٹر احمد دین صاحب ۔ امرتسر (۱۴) چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لار لاہور (۱۵) بابو محمد طفیل صاحب سب اوورسیر ۔ بصرہ ۔ عراق (۱۶) عبدالحق صاحب ۔ کشن پور کوٹلی ۔ ضلع سیالکوٹ (۱۷) مختار احمد صاحب لاہور (۱۸) عبدالاحد خان صاحب کابل ۔ افغانستان (۱۹) سرتاج محمد صاحب ۔ کلکتہ ۔ (۲۰) منظور احمد صاحب (۲۱) فیروز الدین صاحب ۔ (۲۲) حفیظ الدین صاحب ۔ سلانوالی ۔ ضلع سرگودھا (۲۳) عطاء محمد صاحب بی اے ۔ لاہور (۲۴) غلام محمد صاحب ۔ گجرانوالہ (۲۵) میاں عبداللہ صاحب دوبلی ۔ ضلع ہوشیار پور (۲۶) خیر الدین صاحب بیری ۔ ضلع گورداسپور (۲۷) بابو عبدالحمید صاحب لاہور (۲۸) مولوی عبدالمغنی صاحب جہلم (۲۹) اللہ بخش صاحب ۔ لودھی ننگل گورداسپور

(۳۰) میاں دولت صاحب - بیری - ضلع گورداسپور (۳۱) ڈاکٹر جمال الدین صاحب - راولپنڈی (۳۲) غلام رسول صاحب - دوالمیال ضلع جہلم (۳۳) محمد دین صاحب پیروشاہ (گورداسپور) (۳۴) ایوب خان صاحب - امرتسر (۳۵) عبد الغنی صاحب کولہ گام کشمیر (۳۶) جیون خان صاحب (۳۷) رتن چند صاحب لاہور (۳۸) محمد علی صاحب بھیر ودیچی - ضلع گورداسپور (۳۹) اسمٰعیل صاحب نمبردار بگول ضلع گورداسپور (۴۰) جھنڈا صاحب - بگول (گورداسپور) (۴۱) بدر الدین صاحب (۴۲) کرم الدین صاحب (۴۳) غلام محمد صاحب - بھکھو کے ضلع گورداسپور (۴۴) بابو فضل احمد صاحب ہیڈ کلارک کیمل کور چارکس - راولپنڈی (۴۵) شیخ عبد الرشید صاحب - بٹالہ - ضلع گورداسپور (۴۶) غلام محمد صاحب - گوجرانوالہ (۴۷) غلام محمد صاحب سکھوال ضلع گورداسپور (۴۸) محمد ابراہیم صاحب بی اے - لاہور

خرچ اجناس آرد گندم پندرہ من ۱۸ اثار پختہ۔ دال نخود ۱۲ اثار پختہ دال ماش ۲۴ اثار دالی مونگ ۱۰ اثار پختہ - روغن زرد ۸ اثار ۱۴ چھٹانک چاول - ایک من ایک اثار ۴ چھٹانک - چینی ۴ اثار ایک چھٹانک ؎

دیگر اخراجات ان مذکورہ بالا اجناس کے علاوہ دودھ گوشت - ایندھن - مصالحجات - مٹی کے تیل - سٹیشنری وغیرہ وغیرہ پر جو نقد رقم اس ہفتہ خرچ ہوئی - وہ [illegible] ہے

لنگر خانہ میں کھانا کھانیوالوں کی تعداد اس ہفتہ کے صبح و شام چودہ وقتوں میں پرانے اور نئے مہمان ملا کر کل کھانا کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار نوسو چھہتر ۱۹۷۶ ہے - یعنی چودہ وقتوں کی حاضرین کی یہ تعداد ہے

ضروریات لنگر خانہ و مہمان خانہ پچھلے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ عموماً مہمان بستر ہمراہ نہیں لاتے - اسلئے ہم کو وہ ادھر ادھر سے مہیا کرنے پڑتے ہیں - اس دقت کو دور کرنے کیلئے میں نے تحریک کی تھی کہ احباب اگر مستعمل مگر عمدہ تلائیاں - چادریں - تکیے - کمبل اور لحاف وغیرہ یہاں بھیجدیں تو یہ دقت رفع ہو سکتی ہے - میں احباب کی توجہ کا [illegible]

سید [illegible] افسر لنگر خانہ - قادیان

اخبار احمدیہ

نیروبی (مشرقی افریقہ) میں مسجد احمدیہ ہم ممبران جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ نے شہر نیروبی میں جو کہ مشرقی افریقہ کا دار السلطنت ہے - ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے مسجد فنڈ قائم کیا ہے - اور اللہ نے چاہا تو یہاں عنقریب مسجد تیار ہو جائیگی - اسلئے احباب سے التماس ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا فرماویں - کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو اس کار خیر میں کامیاب کرے۔

خاکسار اکبر علی خان - کنٹریکٹر کیلنڈنی -

زیرہ میں احمدی منصف جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف جو نارووال ضلع سیالکوٹ میں تھے - وہاں سے تبدیل ہو کر زیرہ ضلع فیروزپور میں تشریف لے گئے ہیں - اس علاقہ کے احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

اعلان نکاح حکیم ولی الدین صاحب کا نکاح بنت قاضی نجم الدین صاحب سری نگر - کشمیر کے ساتھ بتاریخ ۱۱ر محرم ۱۳۴۱ھ پڑھا گیا۔

عبد الغفار ونگام بنڈہ پور کشمیر

درخواست دعا میرے والدین کی نگاہ بسبب ضعیف ہونے کے از حد کمزور ہو گئی ہے - احباب ان کی بینائی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار بدر الحسن کاتب الفضل قادیان

(۲) خاکسار ایک سخت مشکل میں ہے - تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے - کہ خاکسار کے لئے درد دل سے دعا کریں - خاکسار - مرزا محمد حسین فتح پور (گوجرات)

(۳) بندہ کے والد بزرگوار عرصہ ایک سال سے قریب بیمار ہیں - احباب سے دعا کی درخواست ہے -

عاجز - محمد عالم ڈیڑیزی اسسٹنٹ ریمونٹ ڈپو -

ایک دھوکہ باز ایک شخص معزز وضع قد درمیانہ عمر قریباً پچیس تیس کے درمیان گورا رنگ پچھلے جبڑے کا سامنے کا ایک دانت گرا ہوا - بائیں پاؤں سے لنگڑا - چلتے وقت بایاں پاؤں دائیں کی سیدھ گیا عموداً رکھتا ہے - ہر جگہ اپنا نام ولدیت - قومیت - سکونت مختلف بتاتا ہے - اور اپنے آپ کو مصیبت زدہ ظاہر کرکے احمدیوں سے طالب امداد ہوتا ہے - کئی ایک اصحاب کو دھوکہ دے چکا ہے - احباب اس کی کارستانیوں سے بچیں -

غلام نبی احمدی - اول مدرس فارسی گورنمنٹ سکول سرگودھا

نماز جنازہ میرا لڑکا آدھ گھنٹہ بیمار رہ کر اپنے مولیٰ سے جا ملا - احمدی برادران نماز جنازہ پڑھیں - علی حسن ٹھیکیدار - راماں منڈی (پٹیالہ)

(۲) میرے چچا منشی امام الدین صاحب احمدی جو ایک جوشیلے احمدی تھے - اور حضرت مسیح موعود کے پرانے خادموں میں سے تھے - بقضاء الٰہی مورخہ ۹ر ستمبر ۱۹۲۲ء کو فوت ہو گئے ہیں - مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔

فضل کریم احمدی از ریاست ڈاڈہ سیبہ (کانگڑہ)

(۳) میرے بھائی صاحب جن کا نام نور محمد تھا - اور جو مخلص احمدی تھے - فوت ہو گئے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔

خاکسار حافظ فتح محمد سندرانی (ڈیرہ غازیخان)

احمدی آفیسر زمنشی اگر احباب کو کسی احمدی آفیسر زمنشی کا پتہ معلوم ہو - تو مہربانی سے مجھے لکھ دیجئے۔

خاکسار عبد الحکیم خان - آفیسر زمنشی رجمنٹ بازار چھاؤنی میرٹھ

گم شدہ بستره میں اگست کے آخری ہفتہ درس میں شامل ہونے کے لئے دارالامان آیا تھا - میرا بستره دوسرے دن منشی عبد اللہ صاحب نے بٹالہ سے کسی صاحب جمیل الدین نام ساکن بھکو رتھلہ کے ہاتھ بھیجا - انہوں نے وہ بستره غلطی سے میری بجائے کسی اور صاحب کو دیدیا جن صاحب کو ملا ہو وہ براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں - بستره میں ایک دری - ایک چادر - ایک تکیہ - چار پارچات اور ایک کاپی ہے - خاکسار محمد یعقوب احمدی - احمدیہ بلڈنگ بٹالہ -

فہرست مضامین جلد نہم الفضل

اس (۹ر اکتوبر کے) الفضل کے ساتھ نویں جلد کی فہرست مضامین بطور ضمیمہ شائع کی جاتی ہے - ناظرین اپنی اپنی جلد کے ساتھ لگالیں - مینجر الفضل قادیان -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۹ ر اکتوبر ۱۹۲۳ء

اشاعت اسلام اور مسلمان

معاصر "ہمدم" لکھنؤ کے صفحات میں آجکل خاص مضامین "اوراہم کو ائف" کے ماتحت ایک تبلیغی انجمن کے قیام کے بارے میں مضامین شایع ہو رہے ہیں۔ یہ تو صاف امر ہے کہ اس مقصد اور مدعا سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا لیکن جو بات عام طور پر کھٹک رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آج تک اشاعت اسلام کے لئے کئی انجمنیں بنیں۔ کئی جلسے ہوئے کئی تجویزیں پاس ہوئیں۔ کئی فنڈ جمع ہوئے۔ لیکن ان کا جو کچھ نتیجہ رونما ہوا۔ وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اب ایک اور نئی انجمن کے قیام کی تحریک ہو رہی ہے۔ اور پہلی سب انجمنیں خاموشی کے عالم میں آرام کر رہی ہیں۔

چنانچہ ایک مضمون میں اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے "انجمنیں نہ صرف قائم ہوئیں بلکہ ان کے رسمی اجلاس بھی ہوئے۔ تحریکیں بھی پاس ہوئیں چندہ کا بھی اعلان کیا گیا۔ چنانچہ جون ۱۹۱۸ء میں علمائے جنوبی ہند کا اجلاس ہوا۔ واعظوں کے تقرر اشاعت اسلام کی کارروائی کے متعلق زبردست مشورے ہوئے۔ فوری ضروریات کے لئے ۷۵ ہزار روپے کا اعلان کیا گیا۔ اور غالباً دو لاکھ روپیہ اس کے لئے جمع بھی ہوا۔ بہار کی انجمن علمار کا اجلاس مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری کی زیر صدارت ہوا۔ اور پُرجوش تقریروں کے بعد مفید تجاویز پاس کی گئیں۔ انجمن علمائے بنگالہ کئی سال تک عملی کام کرتی اور اپنے مبلغین کو مختلف علاقوں میں تبلیغی اغراض کے لئے بھیجتی رہی۔ یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن درحقیقت کچھ بھی نہیں ہونے پایا۔ گویا اشاعت اسلام کا کام سر انجام پاگیا اور اب سونے کا وقت آگیا"

اسکے بعد عیسائیوں کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام وہ انجمنیں جو اشاعت اسلام کی غرض سے قائم کی گئی تھیں۔ ان کا چراغ گُل ہو گیا"

فی الواقعہ یہ بات مسلمانان ہند کے لئے بڑے غور وفکر کے قابل ہے۔ کہ کیوں ان کی کسی انجمن کو اشاعت اسلام کے مقصد میں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ علمار ان میں موجود ہیں روپیہ وہ کافی طور پر جمع کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں پھر ناکامی کی وجہ کیا ہے۔ اور کیوں کوئی ایسی انجمن جو اشاعت اسلام کے لئے بنائی جاتی ہے۔ چند ہی دن کے بعد گمنامی کے دامن میں مُنہ چھپا لیتی ہے۔

اس امر پر غور کرتے ہوئے اگر مسلمان ہماری جماعت کی تبلیغی کوششوں اور ان کے نتائج کو مدنظر رکھیں۔ تو ان کو بڑی آسانی اور سہولت سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اشاعت اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونے کا کیا طریق ہے۔ اور اُن کی کوششیں کیوں بار آور نہیں ہوتیں۔ ان کی تبلیغی انجمنیں کیوں زندہ نہیں رہتیں۔ ان کے علمار اور تبلیغ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں کو کیوں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور وہ بھی غربار پر مشتمل لیکن باوجود اس کے اشاعت اسلام میں جس قدر اسے کامیابی ہو رہی ہے۔ اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ مُسلمان کیا بلحاظ دولت کے اور کیا بلحاظ طاقت اور ہمت کے ہماری نسبت بڑھے چڑھے ہیں۔ مُسلمان کہلانے والی کئی سلطنتیں موجود ہیں۔ نواب اور راجے ان میں ہیں۔ امیر کبیر ان میں ہیں ظاہری علوم جاننے والوں کی ان میں کمی نہیں۔ اور اب تو اسلام کی خدمت کرنے کے لئے ایسے مُدعی بھی نظر آتے ہیں۔ جو اپنا سب کچھ اسلام کے لئے قربان کر دینے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کیا وجہ ہے کہ انہیں اول تو اشاعت اسلام کا خیال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور اگر کسی کو آتا بھی ہے تو اس کو عمل میں لانے اور کامیاب بنانے کی توفیق نہیں ملتی۔

اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ اسلام کی صداقت اور حقانیت پر جو حقیقی ایمان اور ایقان [illegible] حاصل ہے۔ وہ ان کو نہیں۔ اور اسلام کی خوبیاں جس قدر احمدیوں پر منکشف ہو چکی ہیں۔ اس طرح ان پر نہیں ہوئیں۔ اور جب تک خود اسلام کی برکات اور فیوض سے کوئی بہرہ ور نہ ہو اُس وقت تک وہ دوسروں کو ایسے جوش کے ساتھ دعوت اسلام نہیں دے سکتا جس میں اثر ہو۔ اور جو نتیجہ خیز ثابت ہو سکے۔ پس اگر مسلمان اشاعت اسلام میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان ناکامیوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو آج تک ان کو اس مقصد کے حصول میں ہوتی رہی ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ پہلے وہ خود اسلام کی حقانیت کو سمجھیں۔ اس کے برکات اور انوار سے مستفیض ہوں۔ مگر یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک راہ نمائے کامل کی پیروی نہ کی جائے۔ اور اس کے احکام اور ارشادات پر عمل نہ کیا جائے۔ اور یہ راہنمائے کامل اس زمانہ میں سوائے حضرت مرزا صاحب کے اور کوئی نہیں ہے۔

سوچنے کا مقام ہے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ جس کی وجہ سے اول الذکر باوجود تھوڑے کمزور اور غریب ہونے کے اشاعت اسلام کے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کے کناروں تک ان کے مبلغ پہنچ چکے ہیں۔ لیکن موخر الذکر باوجود کثیر التعداد طاقتور اور مالدار ہونے کے بار بار ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں۔ فرق یہی ہے۔ کہ احمدیوں نے اس زمانہ کے مصلح اور خدا کے مامور کو قبول کر کے اسلام کی حقانیت کا علم حاصل کیا ہے۔ مگر دوسرے اس سعادت سے محروم ہیں۔ یہ بالکل واضح اور بیّن فرق ہے۔ اور دن بدن زیادہ واضح ہو رہا ہے۔ اگر اب بھی کوئی اسے دیکھ کر غفلت کو نہ چھوڑے۔ تو سمجھا جائیگا۔ کہ اسلام کے متعلق اس کے دعوے محض بناوٹی اور نمائشی ہیں۔ اس کے دل میں نہ اسلام کی محبت ہے نہ اُلفت۔

مسلمانوں کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب تک وہ اشاعت اسلام کے فرض سے غافل رہینگے۔ اسوقت تک انہیں کسی قسم کی کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کا اولین فرض اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ اور اسی غرض کے لئے ان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اگر یہی غرض وہ پوری نہ کرینگے تو کس مُنہ سے امید رکھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کے مورد بن سکیں گے۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کی توجہ اس طرف ہو رہی ہے۔ لیکن جب تک اس کے لئے صحیح راستہ نہ اختیار کریں۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کچھ کر کے بھی دکھا سکیں گے۔ کاش! ان کے دلوں میں اسلام کا حقیقی درد پیدا ہو۔ اور وہ ملک و سلطنت کے حصول کے لئے کوشش کرنے سے زیادہ اسلام کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے اور دنیا کو اس کے جھنڈے کے نیچے لانے کی سعی کریں۔

خلیفۃ المسلمین کی معزولی۔

کمالیوں کی فتوحات کی وجہ سے سلطان ٹرکی کی پوزیشن جس قدر خطرہ میں پڑی۔ اور خاص کر جب سے ان کی معزولی کی خبریں آنے لگیں۔ مسلمان اخبارات نے اس بات کو بالکل نظرانداز کرتے ہوئے کہ سلطان ٹرکی کو وہ "خلیفۃ المسلمین" مانتے ہیں۔ ان کا ذکر صرف سلطان ٹرکی کے عنوان سے شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر نے تو شیخ الاسلام اور وزیر خارجہ قسطنطنیہ سے بذریعہ تار یہ بھی دریافت کیا ہے۔ کہ اب کون "خلیفۃ المسلمین" بنائے گئے ہیں۔ جن کا نام خطبوں میں پڑھا جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان اپنے "خلیفۃ المسلمین" کی معزولی کو اطمینان قلب سے سن سکتے۔ اور کسی اور کو "خلیفۃ المسلمین" ماننے کے لئے بخوشی آمادہ اور تیار ہو سکتے ہیں لیکن چونکہ یہ ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ اور خود مسلمان بھی اس کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اسی بناء پر تحریک خلافت شروع کی گئی ہے اسلئے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ "خلیفۃ المسلمین" کی معزولی کے متعلق سب مسلمان علماء سے عموماً اور جمعیۃ العلماء سے خصوصاً دریافت کریں۔ کہ ان کے نزدیک خلیفہ کی معزولی کن دلائل شرعیہ کی بناء پر جائز اور درست ہو سکتی ہے اور ایک خلیفہ کو معزول کر کے دوسرا خلیفہ کیونکر بنایا جا سکتا ہے۔ اسلام سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت موجود ہے۔ جس وقت دشمنوں نے ان کو معزول کرنا چاہا۔ اور مطالبہ کیا کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہے۔ کہ خدا تمہیں کرتہ پہنائیگا۔ جسے لوگ اتارنا چاہینگے۔ مگر تم نہ اتارنا۔ پس میں خلافت کی قبا کو نہیں اتار سکتا۔ انہوں نے شہید ہونا منظور کر لیا۔ مگر خلافت سے دست بردار نہ ہوئے۔ اگر خلافت سے دست برداری جائز ہوتی۔ تو وہ کبھی اس طرح اپنی جان نہ دیتے۔

ہم سلطان ٹرکی "کو خلیفۃ المسلمین" ماننے والے علماء سے باصرار مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی ان دلائل شرعیہ سے آگاہ فرما دیں۔ جن کی رو سے ان کے نزدیک خلیفہ کی معزولی جائز اور درست ہے۔

لاہور میں عیسائیوں سے کامیاب مباحثہ

لاہور کے عیسائیوں کو اس مباحثہ میں جس کی مختصر سی رپورٹ ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ جس قدر ناکامی ہوئی ہے اس کا پتہ عیسائی اخبار نورافشاں (۵ ستمبر) کے اس نوٹ سے لگتا ہے۔ جس میں اخبار مذکور نے مباحثہ کی ضرورت سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"مسیحی جوانوں کو کس بات نے مجبور کیا کہ وہ احمدی اصحاب سے بغیر کسی تیاری اور امداد کے جا ٹکرائیں"

مسیحی نوجوان تو پوری تیاری اور مکمل ساز و سامان کے ساتھ مباحثہ کے لئے گئے تھے۔ جیسا کہ خود نورافشاں نے بھی لکھا ہے کہ "چند مسیحی جوان مسٹر جنن خان اور پادری محمد حسین کو ساتھ لیکر احمدی صاحبان کے ہاں جا پہنچے" اگر لاہور میں ان سے بڑھ کر "احمدی صاحبان کے اعتراضات کا جواب دینے والا کوئی ہوتا۔ تو وہ اسی کو لے جاتے۔ اب عدم امداد و تیاری کا عذر ناکامی پر پردہ ڈالنے کی بجائے اُسے اور نمایاں کر رہا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں میں طاقت ہی نہیں ہے۔ کہ احمدیوں کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ "نورافشاں" نے عیسائی مناظرین کی ناکامی کو دیکھ کر انہیں ادنیٰ درجہ کے آدمی قرار دیدیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے عیسائیت کی اشاعت کرتے ہوئے عمریں گذار دی ہیں اور ہر وقت ان کا یہی کام ہے۔ اس کے مقابلہ میں جس احمدی نوجوان نے مباحثہ کیا۔ اس کے لئے سٹیج پر آنے کا بالکل یہ پہلا موقع تھا۔ اور وہ سرکاری ملازم ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس فریق کو مناظرہ کے لئے تیاری کا کافی موقع تھا۔ اس صورت میں بھی عیسائی مناظروں کو اگر ناکامی ہوئی ہے۔ تو عدم تیاری کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اپنے عقائد کی کمزوری اور غلطی کی وجہ سے۔ اگر نورافشاں اس صاف اور واضح بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو اسے چاہیئے کہ جس قدر وہ تیاری کر سکتا ہے۔ کر کے پھر احمدیوں سے مناظرہ کرے۔ جس کے لئے لاہور کے احمدی بالکل آمادہ اور تیار ہیں۔ اگر نورافشاں نے مناظرہ کرنے کی جرأت کی۔ تو اُسے بھی حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

انگریزی معاصر "البشریٰ"

آخر مالی مشکلات سے مجبور ہو کر معاصر البشریٰ نے حجم میں کمی کر دی۔ یعنی آٹھ صفحہ کی بجائے چار صفحہ کر دیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قیمت میں بھی کافی تخفیف کر دی گئی۔ یعنی نو روپے کی بجائے چار روپے سالانہ رکھی گئی ہے۔ اگرچہ حجم کی کمی افسوسناک پہلو ہے۔ لیکن جن مشکلات کو برداشت کرتے ہوئے کارکنان اخبار مذکور نے اخبار کو جاری رکھنے کا تہیہ کیا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کمپازیٹر بلکہ پریسمین بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ اور کمپازیٹری کے ساتھ پریسمینی کا کام جس طریق پر چلایا جا رہا ہے۔ اگر اس کا ذکر مناسب ہو تو احباب سن کر بے اختیار مرحبا کہہ اٹھیں۔ ایسی حالت میں بھی کیا احباب کرام کا فرض نہیں ہے کہ اخبار کو جاری رکھنے میں امداد دیں۔ خود خریدیں۔ اور غیر ممالک کے اپنے نومسلم بھائیوں اور بہنوں کے نام جاری کرائیں۔ چونکہ اب قیمت میں بھی بہت سی تخفیف کر دی گئی ہے۔ اسلئے اخبار کی اشاعت میں مدد دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

اخبار مذکور نے معاملہ کی صفائی کے طور پر اعلان کیا ہے کہ جن اصحاب کی قیمت پہلی شرح کے مطابق وصول ہوئی ہے۔ ان کو تخفیف شدہ شرح سے زائد رقم آئندہ حساب میں مجرا دی جائیگی لیکن ہم احباب سے گذارش کرینگے کہ چونکہ اخبار کے راستہ میں سخت مشکلات حائل ہیں۔ اسلئے اگر وہ اخبار کی سرپرستی کے طور پر زائد قیمت مجرا نہ لیں۔ تو بہت اچھا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی خریداری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۱۰ ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

یورپ میں ڈاکٹری تعلیم کا اعلیٰ مرکز

ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ۔ اسسٹنٹ سرجن مسلم یونیورسٹی علیگڑھ جو بیٹے چھوٹے بھائی سمیت جرمنی میں بغرض تعلیم جارہے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے پہلے تو ان سے جرمنی کی موجودہ مالی حالت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ پھر حضور نے ان سے پوچھا آپ کس جگہ تعلیم حاصل کرینگے۔ برلن میں یا کسی اور جگہ۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا۔ کہ وہاں جاکر فیصلہ کرونگا۔ حضور نے فرمایا۔ وائنا ڈاکٹری کی اعلیٰ ترین تعلیم کے لئے مشہور رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا جرمنی میں دو سال کا کورس ختم کرکے پھر تین مہینہ کے لئے وہاں جاؤنگا۔

۲۱ گھنٹے روزانہ کام

پھر لگروں کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ حضور نے فرمایا۔ مفتی (محمد صادق) صاحب نے ایک نسخہ بھیجا تھا۔ اس کے استعمال سے مجھے فائدہ ہوا ہے۔ اور اس گرمی کے موسم میں ۲۱-۲۱ گھنٹے تک میں نے پڑھنے لکھنے کا کام کیا ہے۔ مگر کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی سلسلہ میں چوہدری فتح محمد صاحب کی آنکھوں کا ذکر آگیا۔ انہوں نے کہا ولایت میں جاکر میری آنکھیں زیادہ خراب ہوگئی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ چوہدری صاحب کے ککرے تو بہت ہی سخت قسم کے ہیں۔

دعا سے آنکھوں کی شفایابی

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دعا کے اوقات ہوتے ہیں۔ جب چوہدری صاحب ولایت سے آئے۔ تو ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ان کی آنکھوں کو دیکھا۔ اور مجھکو بتایا کہ چوہدری صاحب کی ایک (بائیں) آنکھ کا بچنا تو قریباً ناممکن ہے۔ اور دوسری بھی بہت خراب ہورہی ہے۔ مجھے اس سے قلق پیدا ہوا۔ کہ چوہدری صاحب کام کے آدمی ہیں۔ مگر ان کی آنکھوں کے متعلق ڈاکٹر صاحب ایسا خیال کرتے ہیں۔ میں نے دعا کی۔ تو رات کو خواب میں ایک شخص نے کہا کہ ان کی آنکھ تو اچھی ہے۔ صبح کو میں نے ڈاکٹر صاحب کو یہ خواب بتایا۔ اور انہوں نے پھر آنکھ کو دیکھا۔ اور کہا کہ اب مرض کا ایک بٹا تین حصہ باقی رہگیا ہے۔

چوہدری صاحب نے عرض کیا۔ اس وقت میری آنکھ میں چنے کے برابر زخم ہوگیا تھا۔ اور چھ انچ کے فاصلہ تک (ہاتھ کو آنکھ کے سامنے کرکے عرض کیا) یہاں سے ہاتھ نظر نہیں آتا تھا۔ بلکہ پانی سا سامنے نظر آتا تھا۔ اور اس سے پہلے یہ حالت تھی کہ ہر ایک دوائی مضر پڑتی تھی۔ پھر ہر ایک دوائی مفید ہونے لگی۔ اب میری طرف سے ہی سستی ہے کہ میں دوائی کا استعمال نہیں کرتا۔ اس آنکھ کی نظر دوسری سے تیز ہوگئی ہے۔

مفقود الخبر جسکو مردہ کہا گیا تھا اسکی زندگی کے متعلق اعلان

فرمایا۔ چوہدری صاحب کی آنکھوں اور ڈاکٹر مطلوب خاں کے متعلق اسی طرح ہوا۔ چوہدری صاحب کی آنکھوں کے لئے زندگی۔ خدا تعالےٰ نے قبل از وقت بتادیا اور ان کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اور مطلوب خاں کی موت کی خبر سرکاری طور پر آگئی۔ اور رسما تعزیتی خطوط بھی آگئے۔ اس خبر سے چند روز پہلے ان کے والدین یہاں آئے تھے۔ جو بہت ضعیف تھے۔ اگرچہ ان کے اور بھی لڑکے تھے مگر مجھکو اس وقت یہی خیال تھا کہ وہی ایک انکا لڑکا تھا چونکہ موت کی خبر آچکی تھی دعا تو کیا ہوتی البتہ کرب ضرور ہوا۔ رات کو خواب میں میں نے دیکھا کہ وہ مرا نہیں زندہ ہے۔ دوسرے دن میں نے اسکا ذکر بعض اصحاب سے کیا۔ اس کے چند روز بعد ڈاکٹر مطلوب خاں کا خط آگیا۔ کہ میرے متعلق غلط فہمی ہوگئی تھی۔ میں مرا نہیں تھا بلکہ وحشی مجھکو پکڑ کر لے گئے تھے۔

خوابوں کے اقسام اور یورپ کی تحقیقات

فرمایا ایسی ایسی صداقتیں خواب کی ظاہر ہوتی ہیں مگر لوگ پھر بھی اسکو یونہی سمجھتے ہیں۔ فرمایا یورپ کے لوگوں نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے اور انہوں نے مختلف اسباب دریافت کئے ہیں۔ جن کے باعث مختلف قسم کے خواب آجاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی سمندری علاقہ کے باشندے کے جسم پر جبکہ وہ سویا ہوا ہو پانی کی بوندیں ڈالی جائیں۔ اور پاس ہی موم بتی روشن کردی جائے تو وہ خواب دیکھیگا کہ وہ کشتی میں سوار تھا۔ جو ٹوٹ گئی اور وہ ڈوب رہا ہے۔ اور آفتاب کی دھوپ اس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ لیکن اگر اندرون ملک کا باشندہ ہو۔ تو یہ خواب دیکھتا ہے۔ کہ پانی برسا ہے اور وہ آگ سینکتا ہے۔ فرمایا چونکہ ان کے سامنے اس قسم کی مثالیں ہیں۔ اس لئے وہ خواب کو بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ خوابیں اور الہام بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ غلطی کھاتے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی اور نیشنل مسلم یونیورسٹی

حضور نے ڈاکٹر صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ نیشنل یونیورسٹی اور مسلم یونیورسٹی میں کیا فرق سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کا عنصر زیادہ ہے۔ باقی تعلیم اسی قسم کی ہے۔ اور پروفیسر پہلے اچھے جمع ہوگئے تھے۔ مگر اب وہ جارہے ہیں۔ پہلے انہوں نے پروپیگنڈا کے لئے ایک جماعت بنائی تھی۔ مگر بعد میں تعلیم کو بھی شامل کیا گیا۔

آزاد یونیورسٹیوں کے افسروں کی عدم فرض شناسی

فرمایا۔ ان کے ضمیر کس طرح تسلی پاتے ہیں۔ کہ پبلک میں کچھ اعلان کرتے ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ اب طلباء زیادہ حصہ سیاسیات میں نہیں لیتے۔ پہلے [illegible] ڈاکٹر محمد عالم صاحب کچھ طلبہ [illegible]۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا یہاں ہندوستان میں لوگ ملازمت کے لئے پڑھتے ہیں۔ اسی لئے آزاد یونیورسٹیاں قائم نہیں ہوتیں۔ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ جو آزاد یونیورسٹیاں ہیں۔ ان میں لوگ ان ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا نہیں کرتے۔ جو ان پر عائد ہوتی ہیں۔ مثلاً تاجروں کے لڑکے جنکو ملازمت نہیں کرنی وہ بھی سرکاری مدارس ہی میں جاتے ہیں۔ ان کو حساب کتاب سیکھنا ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ وہاں کام ہوتا ہے۔ اس لئے وہ وہاں داخل ہوجاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے طور پر کام کرنے کے ناقابل ہیں۔ انکار کا سوال نہیں۔ کیونکہ انکار کی بھی کوئی حد ہوتی ہے جو لوگ کچھ جانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہم یہ جانتے ہیں۔

حکومت سے پہلے اخلاق کی ضرورت ہے

کام کی قابلیت کے حصول کا طریق بھی یہ ہے کہ پہلے اخلاق فاضلہ حاصل کئے جائیں۔ اور لڑائی بھی دوسری قوم سے اس وقت کرنی چاہئے جب اپنے اخلاق درست ہوجائیں۔ اگر اخلاق درست ہوتے تو چند

لیڈروں اور والنٹیروں کے پکڑے جانے سے موجودہ تحریک سرد نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر جب لیڈروں اور والنٹیروں کی گرفتاری عمل میں آئی سب جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ لیڈروں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ لوگوں پر اتنا بوجھ ڈالنا چاہیئے۔ جس کے اٹھانے کی ان میں قابلیت ہو۔ اور سب سے پہلے ان کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔ چونکہ ان میں اخلاق نہیں ہیں۔ انگریز بھی ان کی دھمکیوں کو ڈراوے سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ اگر انگریزوں کو یقین ہو جائے کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ کر دکھائینگے۔ اور ان کی اخلاقی حالت سنور گئی ہے۔ تو وہ خود بخود ہی یہاں سے چلے جائینگے۔

ان لوگوں میں ان اخلاق کی کمی ہے۔ جو حکومت کے لئے ضروری ہیں۔ اخلاق سے یہ مراد نہیں کہ اگر کسی کو ملنے گئے تو اس نے آؤ بھگت کر دی۔ بلکہ اخلاق سے مراد وہ اخلاق ہیں جنکا تعلق حکومت سے ہے۔ اور وہ اور ہیں۔ اگر ہندوستانیوں میں وہ اخلاق پیدا ہو جائیں تو انگریز خود ان کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ آپ نے جانوروں کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے کم لڑتے ہیں۔ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو دیکھکر الگ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ دوسرے کی طاقت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ اگر ہندوستانیوں میں اخلاقی طاقت ہو تو اسکو انگریز محسوس کرینگے کیونکہ طاقت کا اثر دوسرے پر ضرور پڑا کرتا ہے۔

سچی برداشت کی ضرورت

حکومت کے لئے جن اخلاق کی ضرورت ہے ان میں سے ایک سچی برداشت بھی ہے۔ جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی میں بھی سچی برداشت نہیں ہے۔ چنانچہ ایک وقت میں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گئوکشی بند کرنے کیلئے ہندو تلوار سے کام لینگے۔ اور خون بہا دینگے۔ اگر کہا جائے کہ بعد میں انہوں نے کہا ہے کہ ہندوؤں کو چاہیئے کہ مسلمانوں سے آشتی کے ساتھ گئوکشی بند کرائیں تو اسکو رائے کا بدلنا نہیں کہا جائیگا۔ کیونکہ جس طرح وہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ اعلان کرے کہ اس سے فلاں غلطی ہوئی اسی طرح چاہیئے کہ وہ خود بھی اعلان کریں کہ میرا پہلا بیان میری غلطی تھا۔ اب میرا خیال اس بارے میں بدل گیا ہے۔ ہم اسی وقت سے اس کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے آدمی بمبئی میں ان سے ملے بھی تھے مگر وہ بات کو ٹلا گئے۔

مسلمانوں کو ملزم مشہور کرنے کی کوشش

پھر دیکھئے شہزادہ ویلز کے آنے پر بمبئی میں لوگوں نے گورنمنٹ کے مقابلہ میں فساد کیا اس میں زیادہ ہندو مارے گئے۔ زیادہ ہندو ماخوذ ہوئے۔ مگر مسٹر گاندھی یہی فرماتے ہیں۔ کہ فسادی مسلمان تھے۔ اور مسز سروجنی نیڈو بھی یہی اعلان کرتی ہیں۔ کہ فسادی مسلمان زیادہ تھے۔ اگر کہا جائے کہ ہر بدی اور برائی میں مسلمان آگے ہوتے ہیں۔ اور ہندو ہمیشہ مسلمانوں کو آگے کر کے خود پیچھے ہو جایا کرتے ہیں۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر مسلمان ہی آگے ہوتے ہیں اور ہندو بھاگ جاتے ہیں۔ تو بمبئی کے فسادیں چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان زیادہ اس فسادیں مارے جاتے۔ اور زیادہ گرفتار ہوتے۔ لیکن برخلاف اس کے مرے بھی زیادہ ہندو ہی اور گرفتار بھی زیادہ ہندو ہوئے۔ کیا اس وقت مسلمانوں نے یہ انتظام کر لیا تھا کہ جب گولی آتی تو ہندوؤں کو آگے کر دیتے۔ پھر اگر ہندو نرمی دکھلاتے ہیں۔ تب بھی ان میں اخلاقی کمزوری ہے۔ پس جب لیڈروں کا یہ حال ہے۔ تو دوسروں کا کیا حال ہوگا

لیڈر کا ماہر ہونا ضروری ہے

اگر کہا جائے کہ فلاں ہندو لیڈر میں حکومت کی قابلیت نہیں۔ مثلاً گاندھی صاحب ہی کو لیا جائے۔ تو پھر وہ اس ایجیٹیشن میں لیڈر رہنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ ہر شخص اس بات میں لیڈر ہو سکتا ہے۔ جسکا وہ اہل اور ماہر ہو۔ یہ لوگ پہلے ہی حکومت کے خیال میں پڑ گئے مگر اس بات کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے کہ حکومت کیلئے کس چیز کی ضرورت ہے۔ آپ ڈاکٹر ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ پھوڑا جہاں ہو وہیں نشتر لگایا جاتا ہے۔ لیکن اگر پھوڑا تو ہو مثلاً ہاتھ میں اور نشتر لگایا جائے پیر میں تو اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ سب سے پہلے لیڈروں کو اخلاق کی درستی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر کچھ لوگوں کے اخلاق درست بھی ہوں۔ تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ جبکہ عموماً اکثر لوگوں کی اخلاقی حالت درست نہ ہو چکی ہو۔

اہل جرمن کی اخلاقی حالت

جرمن والوں کو دیکھیئے شکست کھا چکے ہیں۔ اور بری حالت میں ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ ۶ کروڑ ہیں۔ مگر اتحادیوں کو جرأت نہیں ہوئی کہ ان کے ملک پر قبضہ کر لیتے۔ کیوں اسی لئے کہ ان کے متعلق جانتے ہیں۔ ہم ان پر حکومت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی حالت اخلاقی بحیثیت قوم کے درست ہے۔

پس جو طریق ہندوستان کے لیڈروں نے اختیار کیا ہے وہ غلط ہے۔ اور غلط طریق پر چلکر کامیابی نہیں ہوا کرتی۔

اخلاقی نقائص کا علاج

ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا۔ یہ حالت تو پھر پیدا کرنی چاہیئے۔ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے اسی لئے مبعوث فرمایا تھا۔ ہم احمدیوں میں یہ حالت پیدا کی گئی ہے۔

احمدیوں کی اخلاقی حالت

اگر کہا جائے کہ احمدیوں میں بھی کمزوریں ہیں۔ اول تو میں کہونگا۔ اصلاح بتدریج ہوا کرتی ہے۔ دوسرے بات یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے تو دو تین مثالیں ہوتی ہیں۔ مگر میرے سامنے ساری جماعت ہے۔ کہنے کو تو میں قادیان میں بیٹھا ہوں لیکن میرے کان ہر جگہ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا گیا تھا ھو اذن کہ جو بات کی جائے اس کو پہنچ جاتی ہے۔ یہی حال ہمارا ہے۔ ہر جگہ کے حالات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جماعت کے افراد کو یہ ایک دھکا پیغامیوں کے فتنے سے لگا تھا۔ کہ کمزور لوگوں نے سمجھ لیا۔ جب ہم ان کمزوریوں کے باوجود بھی احمدی رہ سکتے ہیں۔ تو انہوں نے کمزوریوں کے رفع کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔ اور جماعت سے کٹکر ان میں شامل ہو گئے۔ یا پھر جن لوگوں کے مرکز سے تعلقات مضبوط نہ رہے۔ ان میں کمزوری آگئی۔ یہ کہنا کہ احمدیوں میں برداشت نہیں صحیح نہیں۔

ہم لاہور جاتے ہیں۔ ہر طبقہ کے لوگ ملنے آتے ہیں۔ اور کسی وقت فرصت نہیں ملتی وہ لوگ زیادتی بھی کرتے ہیں۔ اور پھر خود ہی اپنی غلطی کو محسوس کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ آپ تو احمدیت کا نمونہ ہیں۔ چاہیئے کہ سب لوگ ایسا ہی نمونہ بنیں۔ فرمایا۔ یہ تو پھر ہر شخص کو اپنے نفس کو سمجھانا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئیاں

حضرت اقدس سیدنا وامامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مُرتد ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی چار پیشگوئیاں تھیں۔ جن سے عام طور پر غیراحمدی لوگ بے خبر پائے جاتے ہیں۔ ان کو دکھلانے کی غرض سے میں ہر چہار پیشگوئیوں کے الگ الگ حوالے ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

پہلی پیشگوئی:۔ "مرزا کے خلاف ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے" (از مکتوب عبدالحکیم بنام حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ دیکھو اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء ملحقہ کتاب حقیقۃ الوحی) اور نیز عبدالحکیم اہلحدیث کے ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں بر عنوان "مرزا پیشگوئیوں کی میعاد سے پہلے کیوں فوت ہوا" (صفحہ ۶ کالم ۲ میں) لکھتا ہے کہ:۔ "میں نے ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو اس کی تنبیہ کے واسطے ۱۲ر ساون والا الہام پیسہ، وطن واہلحدیث وغیرہ اخبارات میں شایع کر دیا۔ اور رجسٹری کرا کر اس کے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ اگر وہ توجہ کے ساتھ گریہ و زاری کرے۔ تو اس کو سہ سالہ پیشگوئی کے مطابق ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت مل سکتی ہے"

اِن ہر دو حوالوں کو ملا کر معلوم ہوا کہ اس پہلی پیشگوئی کا ماحصل یہ تھا۔ کہ اگر اس پیشگوئی کے ظاہر کرنے کے دن سے لیکر ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء تک یعنی ۱۲ر جولائی ۱۹۰۹ء سے پہلے پہلے اس کا وقوع ہو جاتا۔ تو یہ پوری ہو جاتی۔ خواہ اس میعاد کے شروع میں ایسا ہوتا یا درمیان میں یا آخر میں اور اگر ۱۲ر جولائی ۱۹۰۹ء کو یا اس کے بعد یہ واقعہ ہوتا۔ تو اس صورت میں یہ پیشگوئی جھوٹی نکلتی۔

دوسری پیشگوئی۔ عبدالحکیم اپنے ۱۹ر جولائی ۱۹۰۷ء کے خط بنام حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں لکھتا ہے:۔ "مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا" (دیکھو اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۶ صفحہ ۳ پرچہ ۲۴ر جولائی ۱۹۰۷ء)

اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ بجائے ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء تک کے صرف ۲ر ستمبر ۱۹۰۸ء تک میعاد ہے۔ غرض اس پیشگوئی نے پہلی پیشگوئی کی میعاد کو کم کر دیا۔ اور پہلے جو ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء تک میعاد رکھی تھی۔ اس میعاد کو منسوخ کر کے اس کی بجائے ۲ر ستمبر ۱۹۰۸ء تک کی میعاد رکھی تھی۔ اس میعاد کو منسوخ کر کے اس کی بجائے ۲ر ستمبر ۱۹۰۸ء تک کی میعاد رکھ دی۔ اور اس طرح سے بقدر دس ماہ اور نو روز پہلی میعاد کو گھٹا دیا۔ پس اب یہ معنے ہوئے۔ کہ اگر یہ وقوعہ ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے پہلے ہو جائے۔ تو یہ ہر دو پیشگوئیاں سچی ہو جائینگی۔ اور اگر ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء کو یا اس کے بعد ایسا وقوعہ ہو۔ تو یہ دونوں پیشگوئیاں جھوٹی ٹھہرینگی۔ اس صورت میں موخر الذکر پیشگوئی تو اس لئے جھوٹی ٹھہرتی ہے۔ کہ اس کے رو سے اس وقوعہ کا ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ اور ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء کو یا اس کے بعد ایسا ہونا اس کے خلاف اور بالکل برعکس ہے۔ اور پہلی پیشگوئی اس صورت میں اس لئے جھوٹی ثابت ہوتی کہ اوّل تو دوسری پیشگوئی نے پہلی پیشگوئی کے اس حصہ میعاد کو جو ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء سے لیکر ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء تک کا ہے منسوخ کر دیا۔ پس اب اس دوسری پیشگوئی سے اس کے اس حصہ کے منسوخ ہو جانے کی وجہ سے وہ پہلی پیشگوئی بھی ۲ر ستمبر ۱۹۰۸ء تک کی میعاد والی بن گئی۔ اور وقوعہ کے اس کے بعد ہونے کی صورت میں اس کا جھوٹا ٹھہرنا ظاہر ہے۔ دوسرے اگر بفرض محال پہلی پیشگوئی کو اپنے حال پر ہی رہنے دیا جاوے تو اس صورت میں عبدالحکیم کے ان دونوں الہاموں میں سے ایک تو یہ بتاتا ہے۔ کہ ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے اس وقوعہ کا ظہور ضروری ہے۔ اور دوسرا یہ بتاتا ہے کہ یہ ضروری نہیں۔ اور یہ دونوں باتیں صریحاً متناقض اور متعارض ہیں اسلئے حسب اصول مسلمہ دونوں پیشگوئیاں کالعدم ہو جائینگی اور پہلی پیشگوئی کے ساتھ ہی دوسری پیشگوئی بھی جھوٹی ہو جائیگی غرض دوسری پیشگوئی نے فیصلہ کر دیا کہ ۳ر ستمبر ۱۹۰۸ء تک اس وقوعہ کا ظہور ضروری ہے۔

تیسری پیشگوئی۔ "۱۲ر ساون (۴ر اگست ۱۹۰۸ء) تک" جس کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب چشمۂ معرفت کے صفحہ ۳۲۲ میں فرمایا ہے۔ اس پیشگوئی کے متعلق عبدالحکیم ۳ر جولائی ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہلحدیث میں لکھتا ہے:۔ "بخدمت مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا۔ اس کے الفاظ یہ تھے:۔ "۱۲ر ساون (۴ر اگست) تک مرزا ہلاک ہو جائیگا" اسی طرح پر یہ الہام موٹی قلم سے لکھا ہوا میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے اور اسی طرح ان تمام رسائل پر قلمی لکھوا دیا گیا۔ جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نورالدین صاحب مرزا صاحب و یعقوب علی تراب و حکیم فضل الدین صاحبان بھیجے گئے تھے۔ ان پر بھی اسی طرح درج ہے۔ اوائل اپریل میں بخدمت عبدالغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بھیجے گئے تھے۔ ان پر بھی یہی درج ہے۔" (دیکھو اہلحدیث پرچہ ۳ر جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ کالم اول و دوم)

اس تیسری پیشگوئی نے چودہ مہینے والی میعاد میں سے بھی چار ہفتے کم کر دئے (۲۹ دن کم کئے) اور جیسا کہ اوپر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر دوسری پیشگوئی کی میعاد کو تیسری پیشگوئی نے گھٹا کر یہ بتا دیا کہ اگر ۵ر اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے پہلے یہ واقعہ ہو جاتے۔ تو یہ ہر سہ پیشگوئیاں سچی ہو جائینگی۔ اور اگر ۵ر اگست کو یا اس کے بعد ایسا وقوع میں آئے۔ تو یہ تینوں پیشگوئیاں جھوٹی ٹھہرینگی۔ اسی تفصیل کے مطابق جو اوپر کی جا چکی ہے۔ اور اب اس پیشگوئی نے اگر یہ بتایا۔ کہ اس تیسری پیشگوئی کا ظہور (۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء سے لیکر ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک کی میعاد کے اندر ہونا) ضروری ہے۔ خواہ اس میعاد کے شروع میں ہو یا درمیان میں یا آخر میں۔ اور یہ کہ اگر ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ایسا نہ ہو تو یہ سب پیشگوئیاں جھوٹی ٹھہرینگی۔

چوتھی پیشگوئی۔ عبدالحکیم نے ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے صرف اٹھارہ روز پہلے یہ کی کہ ۴ر اگست ۱۹۰۸ء مطابق

۱۴ ساون سمت ۱۹۶۵ کو یہ واقعہ ہوگا۔ چنانچہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۶ کالم دوم میں لکھا ہے " ڈاکٹر صاحب لکھتے ہوں۔ " مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(۱) مرزا ۱۴ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآرا عورت مر جائیگی"

اور پیسہ اخبار پرچہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۴ کالم ۲ میں ہے " الہامات جدیدہ۔ مکرم بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے الہامات جدیدہ جو مرزا غلام احمد کے متعلق اپنے اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرما دیں۔ (۱) مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جائیگا (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآرا عورت مر جائیگی۔ والسلام۔ خاکسار عبدالحکیم خان ایم بی پٹیالہ۔ ۸ مئی ۱۹۰۸ء"

اب اس چوتھی پیشگوئی نے اس واقعہ کے لئے ایک خاص تاریخ یعنی ۴ اگست ۱۹۰۸ء معین کر دی۔ اور کھول کر بتا دیا کہ عین اسی تاریخ کو اس واقعہ کا ظہور پذیر ہونا ضروری ہے۔ اگر اس تاریخ سے پہلے ایسا واقعہ ہو جائے۔ تو بھی پیشگوئی جھوٹی ہوگی اور اگر اس تاریخ کے بعد اس کا وقوع ہو تب بھی جھوٹی متصور ہوگی۔ اور اس کے سچا ہونے کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ کہ یہ واقعہ ۴ اگست ۱۹۰۸ء کو ہو۔ اس چوتھی پیشگوئی نے تیسری پیشگوئی کو (اور نیز اس سے قبل کی ہر دو پیشگوئیوں کو بھی) محدود کر دیا اور بتا دیا۔ کہ اگر اس مقررہ تاریخ کو یہ واقعہ ظہور پذیر ہو جائے۔ تو چاروں پیشگوئیاں سچی ہو جائینگی۔ اور اگر اس تاریخ سے پہلے یا پیچھے واقعہ ہوا۔ تو چاروں پیشگوئیاں جھوٹی ٹھہرینگی۔ چوتھی اس لئے کہ اس نے جو تاریخ معین کی کر کے بتائی تھی۔ اس میں یہ واقعہ وقوع میں نہیں آیا۔ اور باقی تینوں اس لئے کہ اس چوتھی نے ان تینوں کی وسعت کو منسوخ کر کے (جیسا کہ یکے بعد دیگرے ان میں سے ہر ایک نے دوسری کی وسعت کو اور اس دوسری نے باقی ایک کی وسعت کو منسوخ کر کے اس کے دائرہ کو تنگ کر دیا تھا) ان سب کے دائرہ کو ایسا تنگ کر دیا کہ ایک دن کے اندر ایسے محصور کر دیا۔ کہ اگر اس سے پہلے اس کا وقوع ہو جاتے۔ تب بھی وہ سب جھوٹی ٹھہریں۔ اور بعد میں ہو تب بھی۔

اب واقعہ جو کچھ ہوا۔ اس کو ساری دنیا جانتی ہے کہ حضور کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ اور اس طرح سے جیسا کہ اوپر کھول کر بتایا جا چکا ہے۔ عبدالحکیم مرتد کی چاروں پیشگوئیاں جھوٹی اور شیطانی ثابت ہوئیں اور اس بات کی شہادت سلسلہ احمدیہ کے اشد سے اشد اور گندے سے گندے دشمنوں نے بھی علانیہ دی کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ اپنے اخبار اہلحدیث کے پرچہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء میں لکھتا ہے۔ " ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی چودہ ماہ کی پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں۔ کہ ۱۴ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مریگا۔ تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا۔ جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چھپا ہوا کیا ہے کہ ۱۴ ساون کو کی بجائے ۱۴ ساون تک ہوتا۔ تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہ کو اسی اجمال پر چھوڑے رہتے۔ اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے۔ تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا"

میں سمجھتا ہوں کہ عبدالحکیم مرتد کی پیشگوئیوں کو پیش کر کے خلق خدا کو دھوکہ دینے والوں کے دھوکہ کی حقیقت کو کھولنے کے لئے اسقدر کافی ہے۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہے کہ مرتد مذکور کو خود اپنی پیشگوئیوں پر اعتقاد نہ تھا۔ کبھی کچھ کہتا اور کبھی کچھ۔ اور آخری حد جو اس نے مقرر کی۔ وہ بالکل غلط ثابت ہو کر اس کی کذب بیانی کی دلیل ٹھہر گئی۔ اگر کوئی شخص تعصب سے الگ ہو کر غور کرے۔ تو اس پر حقیقت فوراً آشکار ہو جاتی ہے۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل قادیان

نبوت مسیح موعود اور غیر مبایعین

صوفی مبارک علی صاحب ایک جوشیلے مسلمان ہیں۔ اور یہی جوش ان کو ووکنگ (انگلستان) کے مشنریوں کی خدمت کے لئے وہاں لے گیا تھا چونکہ ان کا تعلق خواجہ پارٹی سے رہا ہے۔ اس لئے ان کے دل میں خواجہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے بہت سی غلط فہمیاں ڈال رکھی تھیں مگر اب صوفی صاحب کو احمدیہ مسجد لنڈن میں چند ماہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ تو ان پر ثابت ہو گیا۔ کہ تمام خواجہ پارٹی جو کچھ کہتی تھی۔ سب غلط تھا۔ اور ذیل کا مضمون اپنے رنگ میں انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے۔ (ایڈیٹر)

قریباً نو سال کا عرصہ گذرنے کو ہے کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں یہ بحث جاری ہے۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے یا نہیں؟ اس پر لاہوری پارٹی کی طرف سے نفی میں بہت سے مضمون اور مبایعین کی طرف سے بہت سے اثبات میں مضمون نکل چکے ہیں۔ جن سے حقیقت کے جویندوں پر اصلیت کا انکشاف ہو کر ہی رہتا ہے۔ بندہ نہ تو عالم ہے۔ اور نہ فاضل صرف طالب حق ہے۔ اور دیگر طالبان حق کے لئے اپنے خیالات کا اظہار مناسب اور ضروری سمجھتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

تصوف اور رسول کریم کے بعد نبوت۔

چونکہ میں تصوف سے محبت رکھتا ہوں۔ اس لئے میں اسی پیرایہ میں کچھ عرض کرونگا

قرآن پاک میں آیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ خدا کے ہاتھ تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل خدا کا فعل تھا۔ جو آیات بیعت و رمیت سے ثابت ہے علاوہ ازیں ایک حدیث قدسی سے ثابت ہے کہ خدا اپنے محبوب بندوں کے اعضاء بنجاتا ہے اسی لئے صوفیا کرام میں یہ طریق جاری تھا۔ اور شاذ و نادر اب بھی ہے کہ فنا فی اللہ کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی قرب نوافل اور قرب فرائض کی صفات سے متصف ہونے کو ہی اپنا ماحصل سمجھتے ہیں۔

اور با مراد صوفیا کے کلام سے ثابت ہے۔ کہ وہ اپنے آپکو اسی رنگ میں خدا کہتے تھے۔ مثلاً منصور بن حلاج۔ فریدالدین عطار۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ وغیرہ۔ پس جبکہ ایک محدود ہستی لامحدود ہستی کا درجہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور اس کے اعضا بن سکتی اور محدود ہستی کے فعل لامحدود ہستی کے فعل شمار کئے جاسکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ایک محدود ہستی اپنے سے کچھ ہی لامحدود ہستی کا رتبہ اور نام نہیں پا سکتی۔ یہ کہانکا انصاف ہے۔ اور کونسی منطق ہے۔ جو اس بات کی مانع ہے۔

سنت اللہ اور نبوت بعد رسول اللہ

پھر یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا سنت اللہ اس بات کی مانع ہے۔ کہ اس زمانہ فسق و فجور میں کوئی نبوت کے مرتبہ کا مستحق ہو۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ ابتداء دنیا سے خدا کی یہ سنت رہی ہے۔ کہ ایسے زمانہ میں جبکہ مخلوق الہی طرح طرح کے لہو و لعب اور بد اعمالی میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ تو ایسے انسان کا ظہور ہوتا ہے۔ جو ان کو حق کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اور قرآن شریف چونکہ لازوال اور تحریف سے منزہ ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اگر یہ فرمان درست اور غیر منسوخ ہے تو کیا وجہ ہے۔ آج جبکہ زمانہ کی وہی حالت ہے جسمیں فرستادہ خدا آیا کرتے تھے۔ تو کیوں کوئی نذیر نہ آئے۔ پس سنت اللہ بھی مانع نہیں کہ مسیح موعود نبی ہوں۔

بائبل اور نبوت

پھر جب ہم بائبل کو اٹھا کر پڑھتے ہیں۔ تو اس میں بھی اسی سنت اللہ کو بعد از موسیٰ علیہ السلام جاری دیکھتے ہیں۔ حالانکہ شاخ اسرائیل پر بعد موسیٰ علیہ السلام کے شریعت ختم ہو چکی تھی۔ مگر نذیر اور بشیر بعد میں بھی آتے رہے۔ زمانہ کی حالت کے موافق۔ لیکن جب شاخ اسحاق کا زوال شروع ہوا تو شاخ اسمٰعیل کا عروج ہو گیا۔ حتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ علت غائی کمال اس شاخ کے تھے۔ رونق افروز عالم ہو کر مثیل موسیٰ بنے۔ پس حق ثابت چاہتی ہے کہ خدا کی سنت فرستادوں کے بارے میں اسی طرح قائم رہے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد رہی تھی۔

ایک بات یہاں قابل ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل بڑھے گی اور کبھو گنی نہ جائیگی اور ناقابل شمار ہونگے۔ اور بائبل یہی بات کا بھی اقرار

کرتی ہے اور کہتی ہے کہ خدا ابراہیم کو کہتا ہے۔ کہ اسمٰعیل کے بارے میں بھی دعا قبول کی۔ سو یہ بات بھی مقتضی ہے۔ کہ اولاد اسمٰعیل کو برابر کا حصہ دیا جائے۔ اولاد اسحاق کے موافق پس یہ بات بھی مانع انعام نبوت نہیں ہے۔ بلکہ ایک فوقیت پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ مسیح اسرائیلی باعث زوال و تنزل یہود اور مانع نبوت اس شاخ کا ہوا مگر مسیح محمدی باعث عروج اسلام اور رجوع بکمال کرنے والا مسلمانوں کا ہے۔

تیرہ سو سال میں ایک نبی

عموماً کچھ بحث لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ بات صحیح ہے کہ در نبوت کشادہ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ صرف تیرہ سو سال میں ایک ہی نبی ہوا۔ میری دانست میں اس کا یہ جواب کافی ہو گا۔

مظاہر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اول ناقص۔ دوم کامل اور سوم اکمل ہو اس کے موافق خدا اور محمد رسول اللہ صلعم کے بھی ہر سہ قسم کے مظاہر ہیں۔

اول خدا کے مظاہر میں سے ناقص مظاہر عام بنی آدم جو خدا اور عاقبت سے لاپرواہ ہیں دوم صالحین ہیں جو طالبان حق اور جویان مرضی خالق ہیں۔ سوم انبیا ہیں جو عاشقان حق اور خیر خواہ عام بنی آدم ہیں۔ ایسے ہی محمد رسول اللہ صلعم کے بھی تین قسم کے مظاہر ہیں۔ اول عام صالحین دوم اولیا اور مجدد دین۔ سوم منذرین و مبشرین ہیں جو اکمل و اتم مظہر محمد صلعم کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں جن میں سے اس زمانہ کے لئے مسیح موعودؑ مخصوص ہیں۔

غیر مبایعین سے سوال

اگر اسپر بھی کسی صاحب کو اعتراض ہو تو بندہ اس سے ایک سوال کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا عقیدہ دربارہ نبوت مسیح موعودؑ اور مکفرین ۱۹۱۴ء سے بذریعہ تشحیذ سبکو معلوم ہے۔ یا تھا۔ اور اعلیٰ ممبران لاہور پارٹی کو تو ضرور معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ان میں سے کچھ صدر انجمن کے ممبر تھے۔ اور بقول ان کے وہ ممبر جانشین مسیح موعود ہونے والے تھے۔

پھر کیا وجہ ہے کہ ان ممبران نے مسیح موعود کے زمانہ میں اور خلیفہ اول یعنی مولوی نورالدین کے زمانہ میں اس عقیدہ کا تدارک نہ کیا۔ اور خاموشی اختیار کی نہ صرف خاموشی اختیار کی۔ بلکہ موجودہ خلیفۃ المسیح کی تائید کی۔ اور آپکے مضامین پر تعریفی ریویو کیا۔

کیا مسیح موعودؑ سے ڈر کر یا خلیفہ اول سے ڈر کر ایسا کیا اگر ڈر کر کیا۔ تو یہ مومن کی شان کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق لاخوف آیا ہے اور اگر کہو کہ مصلحتاً ایسا ہونے دیا تو یہ منافقت ہے۔

دیگر عرض یہ ہے۔ جبکہ مسیح موعودؑ کا صاف حکم بقول ممبران لاہور یہ تھا کہ بعد میرے صدر انجمن ہی کلیتہً مختار ہر کام کی ہے۔ یا ہو گی۔ تو کیوں اور کس بات نے صدر انجمن کو مجبور کیا کہ اس نے سلسلہ خلافت جاری کیا اور آیا صدر انجمن کی یہ غلطی تھی۔ یا نہیں۔ اگر کہو یہ غلطی تھی تو کیوں خواجہ صاحب نے دوبارہ بیعت کر کے غلطی کی۔ بلکہ سہ بارہ اسنے بیعت کی۔ اگر کہو کہ وہ بیعت صرف بیعت ارشاد تھی تو یہ دوہری غلطی ہے۔ جبکہ ایک شخص خلافت کا قائل ہے ہی نہیں۔ تو اس حال میں بیعت ارشاد سراسر منافقت ہو گی۔ دراصل بات یہ ہے کہ خدائے قادر نے سلسلہ خلافت کو جاری کرا کر ثابت کر دیا کہ مسیح موعودؑ محمد رسول اللہ صلعم کے مظہر اتم ہیں کیونکہ جس طرح عمر رضی اللہ عنہ اول کے زمانہ میں جنگ اور فتوحات ہوئے تھے۔ ایسے ہی عمر ثانی کے زمانہ میں بھی جنگ لازمی تھی۔ خواہ وہ تحریری ہی کیوں نہ ہو۔ اور انشاء اللہ فتح کا سہرا اور فتح کا پرچم عمر ثانی کے ہی طفیل احمدیوں کو ملا اور ملیگا۔

خدا کرے ہمارے غیر مبایع دوست ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اقرار کر لیں۔ اور آپ پر ایمان لانا نہ صرف اپنے لئے بلکہ ساری دنیا کیلئے فرض سمجھکر آپ کے نور کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ حقیقی اسلام مسیح موعود کے ہی ذریعہ دنیا کو حاصل ہو سکتا ہے

خاکسار صوفی مبارک علی پٹنہ۔ لندن

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

امریکہ کے ساتھ تجارت

جو صاحب امریکہ سے تجارت کرنا چاہیں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور اصلی تھوک نرخ قیمت لگا کر بیچ کر ارسال کریں۔ تو نفع نصفا نصف ہوگا۔ اور روپیہ چھ ماہ کے اندر بھیج دیا جائیگا۔ محمد یوسف خاں

C/o
Almaajid 4448 Wabash
Ave. Chicago. Ill.

خضاب دلپذیر

پوڈر کی صورت میں ہے۔ تھوڑے سے پانی میں گھول کر لگا لیا جائے۔ تو پانچ منٹ میں اصلی قدرتی بالوں کی طرح بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ تعریف نہیں کرتے۔ بطور نمونہ منگوائیں۔ خضاب خود آپ کو اپنا گرویدہ کرلیگا۔ نمونہ آٹھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائن سرگودھا

مایوس مت ہو

(تعلیم یافتہ اور فہمیدہ عوام و خواص نیز قدر دان ادویات اجابتی)

اگر آپ کسی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور خواہ آپ کی مرض کتنی ہی پرانی ہو۔ جتنے کہ آپ علاج کرکے تھک چکے ہیں۔ تو مجھ سے بذریعہ مفصل تحریر علاج کرائیں۔ میں ہر ایک مرض نئی ہو یا پرانی سب کا بالعموم اور جملہ امراض مردوں و مستورات نیز بواسیر بادی۔ دمہ کھانسی۔ بچیش۔ مروڑ۔ سنگرہنی۔ امراض طحال و معدہ و جگر و گردہ وغیرہ کا بالخصوص اپنے خاندانی اور نیز ۲۰ سالہ ذاتی مجربات سے نہایت مجرب اور شرطیہ علاج کرتا ہوں۔ اور سردست بغرض عام اطلاع متذکرہ امراض کے لئے اجرت مجربی فی کس مقرر ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ اور یا جوابی کارڈ لازمی ہے۔

فہرست دوائی خانہ مفت طلب کریں۔

مینیجر مجربات ملکی حلقہ نمبر ۷ لدھیانہ پنجاب

حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی عمر بھر کا مجرب تحفہ دافع اٹھرا

حب اٹھرا

دافع اسقاط حمل

کیا معنی کہ جن کے عزیز چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتے یا کمزور پیدا ہوں۔ اس موذی مرض کے لئے حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ لاثانی دوا ہے۔ جس کے استعمال سے وہ گھر جو اٹھرا کی بیماری کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آج وہ گھر پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ والدین جو اس موذی بیماری کی بدولت یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے بالکل نا امید ہو چکے تھے۔ آج وہ اپنے لخت جگر نور نظر پیارے دلبندوں سے شاداں ہیں۔ وہ والدین جو یکے بعد دیگرے ان کی جدائی سے غم کے مارے چور تھے۔ آج وہ خدا کے فضل سے بامرادی کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنے مالک کا شکریہ بجالاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اس قدر خدا نے ہر بیماری کی دوائی اپنے کرم سے مہیا کر رکھی ہے۔ یہ اسی قادر قیوم خدا کے فضل سے حب اٹھرا اس عالی دماغ کے تمام عمر کا مجرب المجرب تحفہ ہے۔ جو تمام مخلوق کا خیر خواہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین شاہی حکیم افلاطون زمان تھا۔ ان گولیوں سے مخلوق خدا فائدہ اٹھاتی رہی۔ اور اب بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور آئے دن کے غموں سے نجات حاصل کر رہی ہے۔ آپ بھی خدا کے فضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مراد حاصل کریں۔ یہ گولیاں مدت حمل و رضاعت میں صرف چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ ایک ہی دفعہ چھ تولہ منگوانے والوں کو خاص رعایت دی جائیگی۔

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی مالک دوائی خانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

الخطیب

احمدی لڑکیوں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں خواندہ باسلیقہ امور خانہ داری سے واقف اور نوجوان عمر ۱۵-۱۶ سال۔ درخواست کنندہ میں مندرجہ ذیل اوصاف ضرور ہوں۔ قوم ککے زئی تعلیم یافتہ۔ سرکاری ملازم خواہ تجارت پیشہ ہو۔ مگر باحیثیت ہو۔ نوجوان دیندار احمدی ہو۔ درخواست میں اس امر کا تذکرہ ضروری ہے۔ کہ وہ کب احمدی ہوا۔ اور خاندانی حالات کیا ہیں۔ خاکسار محمد سعید ... سکرٹری

ہندوستان کی خبریں

خلافت کانفرنس کا آیندہ اجلاس گیا میں

پٹنہ - ۳ راکتوبر - معلوم ہوا ہے آل انڈیا مرکزی خلافت کمیٹی کی مجلس عاملہ اس امر پر غور کر رہی ہے کہ امسال گیا خلافت کانفرنس میں انگورہ قسطنطنیہ عراق عرب مصر - ایران - افغانستان اور دیگر ممالک اسلامیہ کے مندوبین کو بھی دعوت شرکت دی جائے -

راجہ صاحب محمود آباد کے خلاف نالش

لکھنؤ - ۳ راکتوبر - فینی تال کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فینی تال کمپنی کے مہتمم اعلیٰ نے مسٹر رینالڈ مہتمم ہوٹل میٹروپول اور راجہ صاحب محمود آباد پر اس ہوٹل کی خرید کے بارہ میں دعویٰ دائر کیا تھا - اس مقدمہ کا فیصلہ مدعی کے حق میں ہوا - اسے اجازت دی گئی ہے - کہ وہ فی الفور ہوٹل پر قبضہ کرے -

مسٹر گاندھی کا جنم دن

پونا - ۲ راکتوبر - پونا اور بمبئی کی تین سو خواتین ایک جلوس کی شکل میں پر دادا جیل کے دروازہ پر پہنچیں انکو مسٹر گاندھی کو دیکھنے کی اجازت نہیں دیگئی

نائب وزیر ہند کی شملہ سے روانگی

شملہ - ۳ راکتوبر - ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند کل شملہ سے صوبہ سرحدی کو روانہ ہوئے -

وائسریگل لاج میں آمد رقاصہ

شملہ - ۲ راکتوبر - ڈیم ملبا (مشہور مغنیہ و رقاصہ) وائسریگل لاج میں آئی ہے -

۲۹ لاکھ روپیہ انگورہ فنڈ میں

بمبئی - ۲ راکتوبر - بمبئی کے مقامی اخبارات میں جو سنٹرل خلافت کمیٹی کے انگورہ فنڈ کی بابت کمیٹی ہذا پر الزامات لگائے گئے تھے - ان کی صفائی کرتے ہوئے مسٹر چھوٹانی صدر کمیٹی ہذا نے بیان کیا ہے - کہ ۳۱ - اگست ۲۳ء تک تقریباً انتیس لاکھ روپیہ امسٹرڈم کی ناہ درن ٹریڈنگ کمپنی کے ذریعہ انگورہ بھیجا جاچکا ہے -

رود بار انگلستان اور ہندوستانی تیراک کلکتہ - ۴ راکتوبر بہت سے کھلاڑی کوشش کر رہے ہیں کہ بابو برندر کمار ریگ کو جس نے حال ہی میں ہگلی کی ۲۲ میل کی مسافت میں کامیابی حاصل کی ہے انگلستان کے آئندہ رود بار کے مقابلہ میں بھیجا جائے -

سردار عنایت اللہ خاں بطور نائب السلطنت

الہ آباد - ۴ راکتوبر - سردار عنایت اللہ خاں کابل کے معاملات سرکاری میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں - اور عام طور پر توقع کی جاتی ہے - کہ ان کے عنقریب نائب السلطنت ہونے کا اعلان کردیا جائیگا -

پھر ہجرت کی تیاری

بمبئی - ۵ راکتوبر - جناب سیٹھ چھوٹانی صاحب نے ذیل کا پیغام مسٹر لائڈ جارج کو ارسال کیا ہے - ضرورت ہے کہ قسطنطنیہ اور تھریس سلطنت ترکی کے حوالے فوراً کر دیئے جائیں - اگر قسطنطنیہ اور تھریس اور نام نہاد غیر جانبدار خطہ فوراً ترکی کو واپس دے دیا جائے - اور برطانی افواج وہاں سے نکل آئیں تو ہندوستانیوں کو تسلی ہو جائیگی - اگر واپسی میں دیر کی گئی تو ہجرت شروع ہو جائیگی - تقریباً دس لاکھ مسلمانان ہند اپنے ترکی بھائیوں کی امداد کیلئے ہجرت کرنے پر آمادہ ہیں -

وائسرائے صوبہ سرحدی کو

شملہ - ۵ راکتوبر - ۱۸ تاریخ کو شملہ سے روانہ ہوکر ہز ایکسیلنسی وائسرائے شمال مغربی سرحدی صوبہ کی طرف تشریف لے جائیں گے - جہاں سے واپس ہوکر ۷ نومبر کو دہلی پہونچینگے -

ہائیکورٹ لاہور کے نئے اڈیشنل جج

رائے بہادر موتی ساگر جیسٹر کیمپبل آئی - سی - ایس اور خان بہادر مرزا ظفر علی لاہور ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر ہوئے ہیں -

حیدر آباد دکن اور تقریب دوسہرہ

تمام بڑی بڑی سڑکوں اور گلیوں میں دسہرہ کی چہل پہل نمایاں تھی - میکدے خاص طور پر آباد تھے - اور نشہ خواروں کی ٹولیاں روزمرہ سے کچھ زیادہ وار نشہ پرستی دیتی دکھائی دیتی تھیں - رات کے ایک حصہ تک یہی ہنگامہ برپا رہا -

مہاراجہ سر کشن پرشاد وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر

لکھنؤ کے ایک روزانہ اخبار نے لکھا ہے - کہ سر علی امام کی جگہ ہز ایکسیلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر سابق مدار المہام ریاست حیدر آباد دکن مقرر کئے گئے ہیں -

ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس

شملہ - ۴ راکتوبر - وائسرائے نے کرنل میکواٹ انسپکٹر جنرل سول شفاخانجات پنجاب کو میجر جنرل سر ولیم ایڈورڈس کی جگہ ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس مقرر کیا ہے -

گوردوارہ بل

امرتسر - ۴ راکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ نیا گوردوارہ بل بھی منظور کرنا سکھوں نے ناپسند کیا ہے - یہاں تک کہ ماڈریٹ ترین سکھ بھی مخالفت کر رہے ہیں - چیف خالصہ دیوان دو روز سے اس بل کے متعلق غور کر رہا ہے یہ افواہ ہے - کہ دیوان [illegible] کے بعد اپنے خیالات کا اظہار گورنمنٹ کے پاس کریگا -

کلکتہ میں غیر ملکی کپڑے کی کساد بازاری

کلکتہ - ۴ راکتوبر - اخبار انگلشمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ان دنوں میں عام طور پر مانچسٹر سے دس ہزار گانٹھیں کپڑوں کی خریدی جایا کرتی تھیں اور عمدہ موسم میں ۱۵ - ۲۰ ہزار تک نوبت پہنچ جاتی تھی - مگر امسال کپڑے کے ایک بڑے اور معتبر تاجر کا بیان ہے کہ فرمائشات کی مقدار ۴ ہزار گانٹھ سے زیادہ نہیں -

افغانی سفیر کی شملہ سے واپسی

انڈیپنڈنٹ کا نامہ نگار مقیم شملہ لکھتا ہے کہ برٹش سفیر کابل سے واپس آگیا ہے - افغانی سفیر شملہ سے ایکدم واپس بلالیا گیا ہے - معاہدہ [illegible] مشرقی معاہدہ ثلاثہ کی بناء پر کافی کشیدگی ہے - مگر ان تبدیلیوں کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے -

صوبجات متحدہ میں انتظامی و عدالتی اختیارات کی علیحدگی

لکھنؤ - ۴ راکتوبر - انتظامی اور عدالتی اختیارات کی علیحدگی کے مسئلہ کے متعلق جسے حکومت صوبجات متحدہ نے اصولاً منظور کرلیا ہے - معلوم ہوا ہے حکومت ہند کی [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

بابِ عالی نے پیرس اور روما سے اپنے سفیر بلا لئے

ترکی حلقہ کے سرکاری مخبرین کا اعلان ہے۔ کہ پیرس اور روما میں بابِ عالی کے جو نمایندے مقیم ہیں۔ بابِ عالی نے ان کو ہدایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ موجودہ معاملات کی انجام دہی انگورہ حکومت کے سفیروں کے حوالے کردیں جو وہاں مقیم ہیں۔ اور بابِ عالی کے نمایندے وہاں سے واپس بلا لئے جائیں گے۔

روس آخری صلح کانفرنس میں شریک ہوگا

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ آبناؤں کے مسئلہ کے تصفیہ میں روس نے شرکت کا جو مطالبہ کیا ہے۔ اس کے متعلق مستند طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی حکومت اس بارے میں روسی مفاد کو پورے طور پر تسلیم کرتی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ روس بلغاریہ اور دیگر ریاستوں کو تب کانفرنس میں شریک کیا جائیگا۔ جب کہ آبناؤں کی حکومت کی تفصیلات کا آخری فیصلہ کیا جائیگا۔

مدانیہ کانفرنس کا اجلاس ہو رہا ہے

اکسفورڈ ۵ راکتوبر۔ اتحادی جرنیلوں اور مصطفےٰ کمال پاشا کے نمایندہ عصمت پاشا کے درمیان منگل کی صبح سے کانفرنس شروع ہوئی۔ اور دن بھر ہوتی رہی۔ بدھ کی صبح کو پھر کانفرنس ہوئی۔

مدانیہ کانفرنس میں امن وصلح کی جھلک

لنڈن۔ ۴ راکتوبر۔ قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ برطانی حکام نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ سہ شنبہ کے روز تین بجے بعد دوپہر مدانیہ میں کانفرنس کے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اور کارروائی اطمینان بخش طریق پر ہو رہی ہے۔ عصمت پاشا نے ترکان احرار کی افواج کو دوبارہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ کسی قسم کی آویزش و مناقشت میں حصہ نہ لیں۔ ترکان احرار نے اتحادیوں کی یادداشت کو منظور کر لیا ہے

تھریس کے مسلمانوں پر یونانی مظالم

قسطنطنیہ۔ ۴ راکتوبر۔ دولت انگورہ نے جنرل ہیرنگٹن سے شکایت کی ہے۔ کہ تھریس کے مسلمانوں پر یونانی سخت ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ اور ان کو جبراً فوج میں بھرتی کر رہے ہیں۔ اور خوف ظاہر کیا ہے کہ یونانی ایڈریانوپل کی قدیم اور تاریخی اشیاء کو جو اسلامی صنعت کاریگری کے بیش قیمت نمونے ہیں تباہ کر دینگے۔ اتحادی وزراء نے حکومت یونان کو تنبیہ کی ہے کہ اپنی فوجوں کو قابو میں رکھے اور لڑنے سے پرہیز کرے۔

تباہ کن تیزاب کی ایجاد

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ آج جبکہ امیر ابجابارک نے ایک ملاقات کے دوران میں اس بات پر زور دیا کہ اس قسم کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ کہ کیمیائی طریق سے جنگ کی جائے گی۔ اور کہا کہ ایک قوم نے ایک ایسا تیزاب تیار کیا ہے۔ جو ہوائی جہازوں کے ذریعے نیچے پھینکا جا سکتا ہے۔ اس تیزاب کی تین بوندیں ایک شخص کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہیں۔

آذربائیجان میں بولشویک کمشنر کا قتل

آذربائیجان میں سوویٹ کمشنر قاسم اسمٰعیل حاکم گنجہ کسی انقلاب پسند کے ہاتھ سے قتل ہوگیا۔

سلطنت برطانیہ کی آمدنی میں کمی

لنڈن۔ یکم اکتوبر۔ سلطنت متحدہ کی آمدنی میں گذشتہ چھ ماہ میں سال گذشتہ کی نسبت بقدر ۵۲۲۵۰۰۰۰ پونڈ کمی رہی۔

جرمن مارک

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ لنڈن میں جرمن مارک کی قیمت ۸۳۲۵ فی پونڈ تک پہنچ گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مشرق قریب کی سیاسی صورت حال ایکسچینج کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے۔ نیویارک کا ڈالر ½۴۳۹ فی پونڈ تک پہنچ گیا ہے۔

آئرش مجرمان کو عام معافی

لنڈن۔ ۴ راکتوبر۔ آئرش حکومت نے اعلان شائع کیا ہے جس میں ان تمام مجرمان کو کامل معافی دی گئی ہے۔ جو ۱۵ اکتوبر سے قبل اپنے اسلحہ حوالہ کر دینگے۔

سمرنا سے ایک لاکھ اسی ہزار مفرورین کا اخراج

(اکسفورڈ) قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ سمرنا سے کل ایک لاکھ ۸۰ ہزار مفرورین خارج کئے گئے ہیں۔ برطانوی جہازوں نے ۲۲ ہزار سوار کئے برطانوی رعایا کی تعداد دو ہزار تھی۔

سابق شاہ یونان اٹلی میں

پلرمو۔ ۳ راکتوبر۔ سابق شاہ یونان معہ اپنے کنبہ کے جہاز پیرس میں جس کے ساتھ ایک تباہ کن جہاز بطور محافظ ہے۔ (علاقہ اٹلی) یہاں پہنچ گیا ہے۔

اعتدال پسند انگلستان کی آواز

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ آزاد خیال اعتدال پسند لوگوں مسٹر اسکوئتھ۔ لارڈ گرے۔ لارڈ کریو۔ اور لارڈ گلیڈسٹون اور مسٹر ڈانلڈ میکلین نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بالاتفاق رائے ظاہر کی ہے کہ مشرق قریب میں برطانیہ کا تن تنہا کوئی کارروائی کرنا سیاسی لحاظ سے غیر دانشمندانہ فوجی نقطہ نگاہ سے غیر معقول اور سلطنت کے لئے ایک ہولناک خطرہ ہوگا۔

برطانی آبدوز کشتیوں کی روانگی قسطنطنیہ کو

مالٹا۔ ۳ راکتوبر۔ پہلا تباہ کن جہاز اور بعض آبدوز کشتیاں جن کے ساتھ ایک جہاز میں آبدوز کشتیوں کا ذخیرہ بھی ہے۔ یہاں سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوگیا ہے۔

انگورہ کے چشمہ ہائے تیل

ایمسٹرڈم۔ ۳ راکتوبر۔ خبر ہے۔ کہ رائل ڈچ شل اور سٹینڈرڈ آئل کمپنیاں اور انگریز کمپنیاں بحیرہ اسود اور بحیرہ خزر کے علاقوں میں تیل کے چشموں کے متعلق مراعات حاصل کرنے کی غرض سے گفت و شنید کرنے کے لئے اپنا ایک نمایندہ انگورہ بھیجنے پر راضی ہوگئی ہیں۔

قسطنطنیہ میں برطانوی فوج کا مظاہرہ

قسطنطنیہ۔ ۳ راکتوبر۔ برطانوی بحری فوج یہاں پہنچ گئی ہے اور شہر میں سے گذر رہی ہے مقامی نصرانی آبادی اسے دیکھکر خوش ہو رہی ہے جنرل ہیرنگٹن نے سفارت خانہ کے سامنے سلامی لی۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

اپنی جماعت کے متعلق مضامین

(ب ۔ پ)

(ت)

(ٹ)

(ج)

(چ)

(ح)

(خ)

(د)

(ر ۔ ز)

(س)

(ش)

(ض۔ط)

(ع)

(غ)

(ف۔ق)

(ک)

(ل)

(م)

(ن)

(و)

(ہ)

(ی)

غیر مبائعین کے متعلق مضامین

(ا)

غیر احمدیوں کے متعلق مضامین

(ش)

(ص۔ظ)

(ع)

(غ)

(ف)

(ق)

(ک)

(گ)

(ل)

(م)

(ن۔و)

596

عیسائیوں کے متعلق مضامین

آریوں اور سناتنیوں کے متعلق مضامین

مختلف مذاہب کے متعلق مضامین

597

متفرق مضامین

منظومات

بیرونی ممالک میں تبلیغ

انگلستان

امریکہ

افریقہ

النظر

(باہتمام ... عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان ... شائع ہوا)